نوحہ

باقرؑ کے نونہال کے ہم بھی سپاہی ہیں
حاصل شرف ہمیں ہے کہ ہم کربلائی ہیں

عزمِ جہادِ اصغرِؑ بے شیر دل میں ہے
اُس بے زباں کی بولتی تصویر دل میں ہے
ہم نصرتِ حسینؑ میں ہر دم فدائی ہیں

ڈرتے نہیں ہیں ظلم کی سرکش ہواؤں میں
ہم لوگ مسکراتے ہیں تیروں کی چھاؤں میں
بے شیر بے زبان کی شانِ وغائی ہیں

یہ آندھیاں یہ ظلم کے طوفان کچھ نہیں
ذکرِ حسینؑ کے سِوا ارمان کچھ نہیں
لیتے علیؑ کے لعل سے ہم رہنمائی ہیں

آغوش ماؤں کی ہے شہادت کا مدرسہ
بڑھتا ہے بھوک پیاس میں کچھ اور حوصلہ
پڑھتے عَلَم کے سائے میں درسِ وفائی ہیں

ہم لوریوں میں سنتے ہیں رودادِ کربلا
گُھٹی میں ماں پلاتی ہے عباسؑ کی وفا
سینے پہ ہاتھ جھولے میں تیور عزائی ہیں

192

آتی ہے یاد جب بھی ہمیں کربلا کی شام
آتا ہے یاد اصغرؑ بے شیر تشنہ کام
ہم نے اسی لئے یہ سبیلیں لگائی ہیں

نوکِ سناں پہ چھوٹے سے قرآن کی قسم
بانوؑ کے لعل ننھی سی اُس جان کی قسم
آنکھوں میں ہم نے اشکوں کی شمعیں جلائی ہیں

کمسن ہیں پھر بھی ذاکرِ ذکرِ حسینؑ ہیں
گودی میں بھی فدائے شہہِ مشرقینؑ ہیں
ریحانؔ خاک ہو کے بھی خاکِ شفائی ہیں